ایمان کا بیان کس طرح فرشتوں کے ساتھ
تعلق میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔
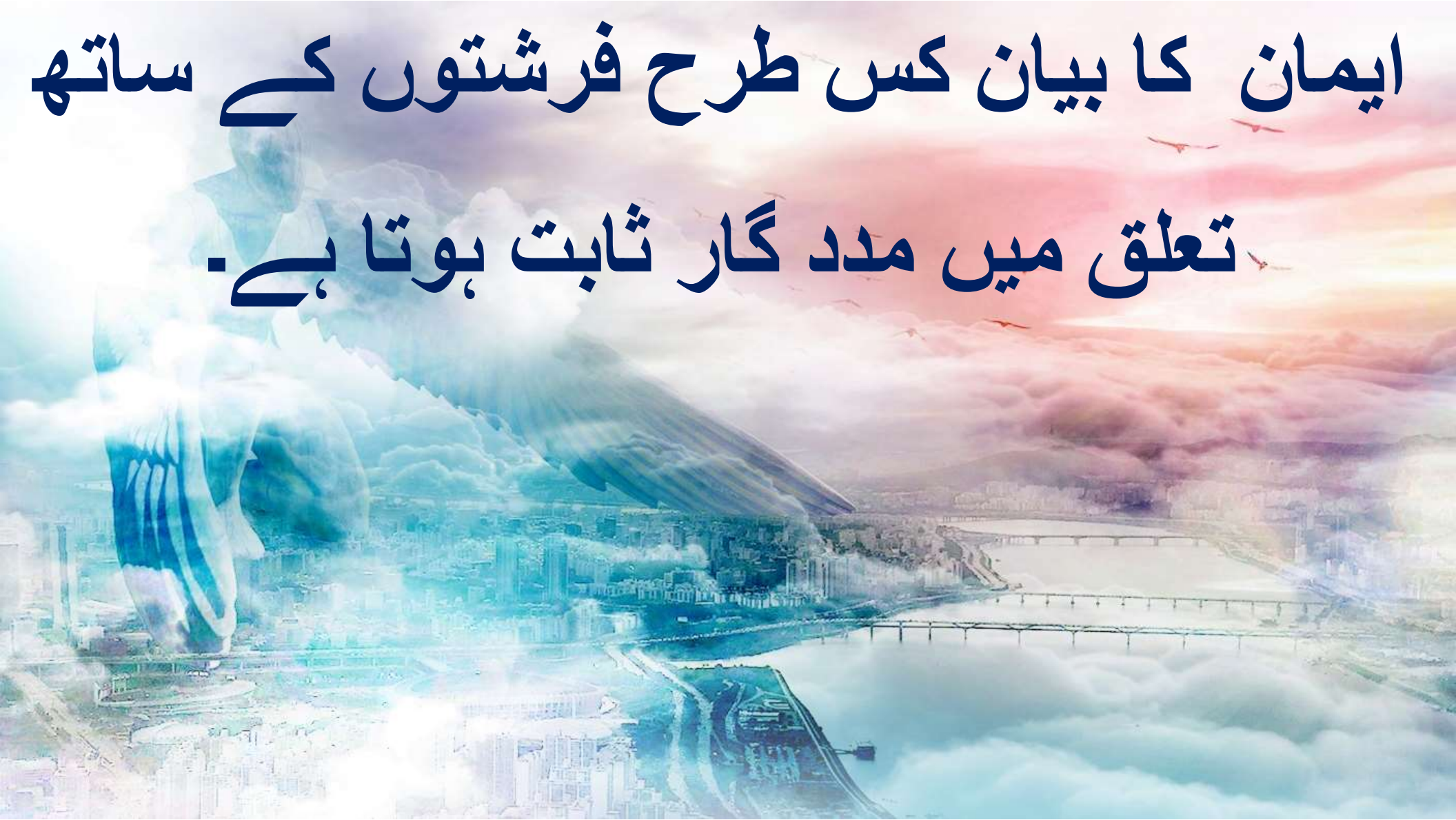
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟

طاقتور لوگوں کے ساتھ تعلق بنانا

راحت اور آرام حاصل کرنے کے لیے انسان اپنی کوشش سے
معاشرے کے طاقتور لوگوں مثلاً حکومتی کارندے،پولیس، عدلیہ
یا کسی بڑے کاروباری سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں
تاکہ وہ ان سے فائیدہ اٹھا سکیں یا ان کی طاقت کو استعمال کر
سکیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ طاقتور لوگ ان کی ضرورت
کے وقت مدد کر سکتے ہیں یا فائیدہ پہنچا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر
• آپ اپنے بچے کا کسی کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ کروانا چاہتے ہوں تو آپ سوچیں گے کہ کیا کوئی ایسا ہے جو آپ کے بچے کا داخلہ کرواسکے،چاہے پرنسپل ہو یا گورنر۔
• کسی شخص کا کسی بڑی فرم کے ساتھ انٹرویو ہو تو وہ کسی ایسے شخص کو ڈھونڈتا ہے جو اس کا انٹرویو کامیاب کرواکے اسے نوکری دلوا دے۔
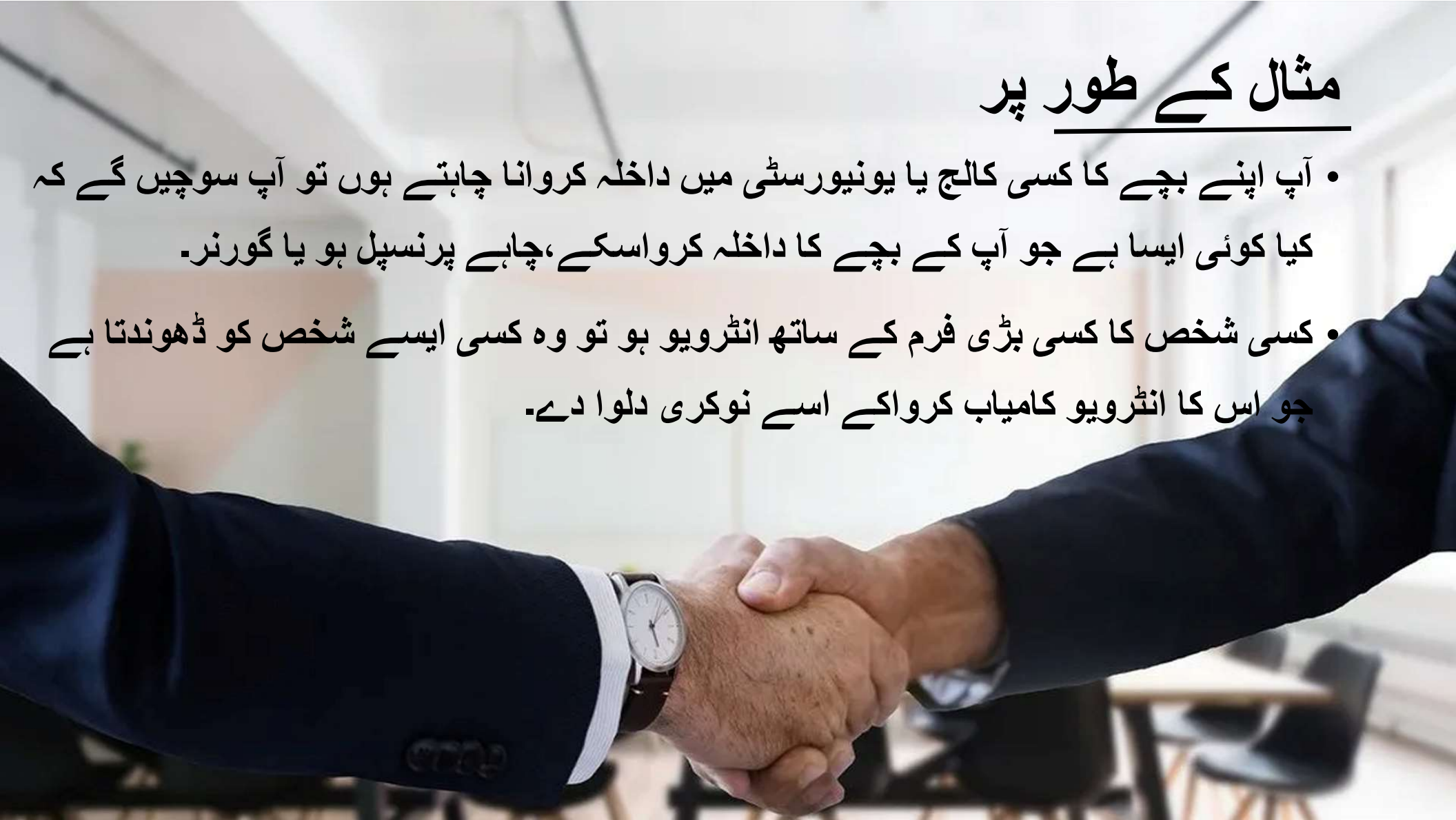
- دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کا تعلق غلط قسم کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہےمثلاً گینگسٹرز۔کیوں؟
- اس لیے کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ غلط قسم کے لوگ ان کو فائیدہ پہنچا سکتے ہیں۔

کالا جادواور شیطانی عمل کرنے والے لوگوں سے تعلق

- کچھ لوگ غیر معمولی ،اور مافوق الفطرت (قانون قدرت سے بالاتر)طاقتوں کے حصول کے لیے کالے جادو کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ وہ کالا جادو کرتے ہیں اور جادو گروں کےپاس جاتے ہیں۔
- ایسا کیوں؟ کیونکہ ان کے اذہان میں یہ بات ہوتی ہے کہ وہ کسی قسم کی طاقت حاصل کر سکتے ہیں یا غیر فطری طاقت حاصل کر کے یا تو اپنے آپ کو فائیدہ پہنچا سکتے ہیں یا دوسروں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے مگر پھر بھی وہ جادو کی طرف مائل ہوتے ہیں، جادو گروں کی طرف جاتے ہیں اور عاملوں کے پاس جا کر لوگوں پر تعویذات اور جادو کرواتے ہیں یہ سوچتے ہوئے کہ یہ ان کو فائیدہ پہنچائے گا۔

- کچھ لوگ ان دیکھی طاقتوں کے ساتھ رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ طاقتیں ان کو فائیدہ پہنچا سکتی ہیں جیسا کہ جنات۔یہ سوچتے ہوئے کہ جنات ان کو فائیدہ پہنچا سکتے ہیں اس لیے ان سے رابطے کے لیے لوگ مشق کرتے ہیں،عملیات کرتے ہیں یا پھر قربانیاں کرتے ہیں۔
- جانوروں کی قربانیاں حتیٰ کہ انسانوں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ ان کو طاقت حاصل ہو جائے۔

جنات اور شیاطین کے ساتھ تعلق

- لوگ شیطان نما انسانوں اور شیاطین کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ کسی قسم کی طاقت حاصل کر کے اس طاقت کا غلط استعمال کر سکیں۔اس دور کے لوگ شیطانی حرکتیں کرتے ہیں اور شیطان کی پوجا تک کرتے ہیں تاکہ شیطان کو راضی کیا جا سکے جو کہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔
- ایسا کیوں ہو رہا ہے؟اس لیے کہ ان لوگوں کو دنیا کا فائیدہ حاصل ہو جائے۔آپ نے بھی یہ سنا ہوگا کہ کچھ لوگ جادو کرتے ہیں، کچھ جنات کے ساتھ، کچھ شیاطین کے ساتھ اورکچھ دوسری مخلوقوں کے ساتھ رابطے میں ہیں۔

اسلام میں متبادل موجود ہیں

- رسول اللہﷺ کی ذات اقدس سارے جہانوں کے لیےرحمت تھی اور رحمت ہے۔آپ علیہ السلام نے یہ تمام چیزیں دیکھیں جو ان کے ارد گرد ہو رہی تھیں یہ جانتے ہوئے کہ لوگ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ان چیزوں کا نعم البدل سکھایا ۔
- اگر کوئی آپ کو کسی بات سے روکے تووہ آپ کو کوئی نعم البدل ضرور دیتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کھانے میں زہر شامل ہوجائے تو پکانے والا آپ کو منع کرے گا کہ یہ کھانا نہ کھاؤ
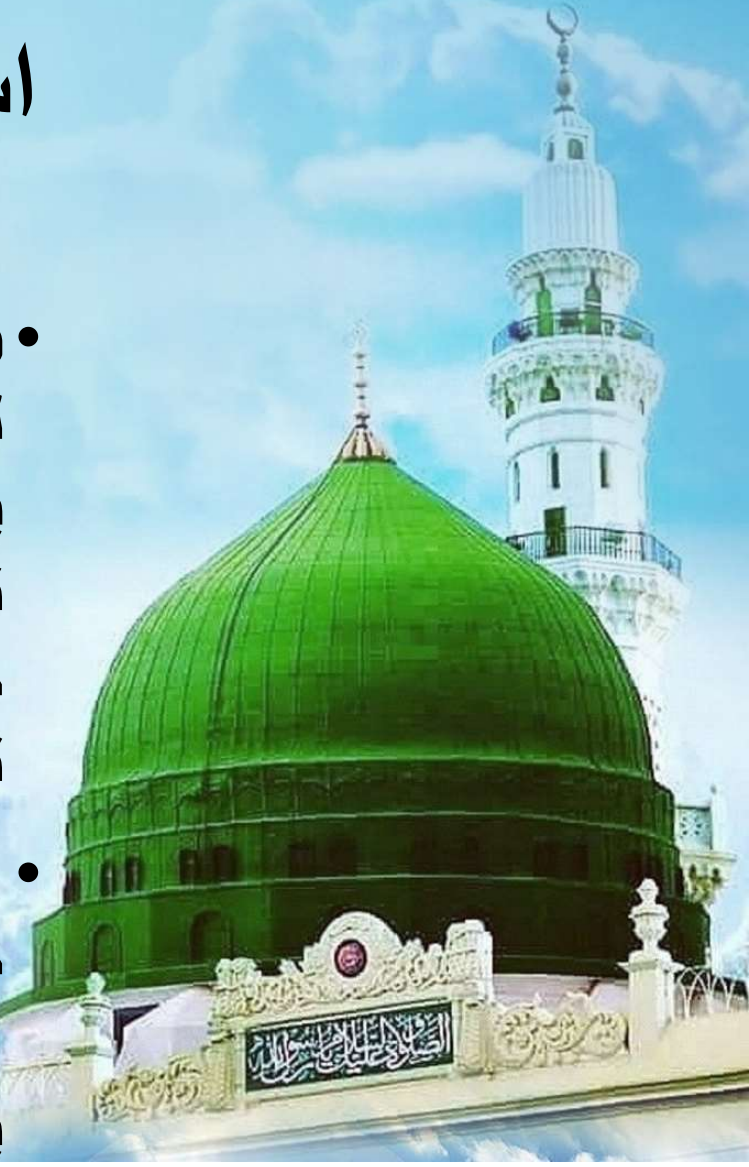
- اگر اسلام نے بتوں اور شیاطین کی پوجا سے منع کیا تو انسانوں کو اپنے حقیقی رب اللہ سبحانہ کی عبادت کی دعوت دی ہے۔
- اگر اسلام نے یہ کہا کہ غلط قسم کے لوگوں، غلط شخصیات اور غلط قائیدین کی پیروی مت کرو جو جابر ہیں اور اپنی ہی تجوریاں بھر رہے ہیں تو دوسری طرف اسلام نے ہمیں انبیاء مرسلین کی صورت میں بہترین شخصیات بھی پیش فرمائی ہیں کہ ان کی پروی کرو۔

اسلام زنا سے منع کرتا ہے۔
تو ہمیں اس کا نعم البدل نکاح بھی دیتا ہے۔

اگر اسلام کہتا ہے کہ چوری نہ کرو اور سود نہ کھاؤ۔

دوسری طرف اسلام نے سینکڑوں جائز طریقے بھی بتائے جن سے انسان حلال رزق کما سکتا ہے۔

انبیاء علیہ السلام لوگوں کونقصان
سے بچا کر فائیدہ پہنچانے آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسی وجہ سے لوگوں کو جادو گروں، جنات، اور
شیاطین کے پاس جانے سے روکا اور ان سے رابطہ کرنے ،حفاظت
طلب کرنے ، اور تعلق رکھنے سے بھی منع فرمایا.

آپ ﷺ نے نجومیوں ، ہاتھ کی لکیریں پڑھنے
والوں ، عاملوں جو پتھروں کے بارے میں
کہتے ہیں کہ فلاں پتھر اچھی قسمت لے آئے
گا یا نام کے مطابق نمبر نکالنے والوں کے
پاس جانے سے منع فرمایا۔

غلط قسم کے لوگ ہزاروں سالوں سے یہ تمام چیزیں کررہے ہیں
اور لوگوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائیدہ اٹھا رہے ہیں۔جب کہ
انبیاء علیہ السلام لوگوں کے صحیح خیر خواہ تھے جو ان کو
فائیدہ پہنچاتے اور ان سے کچھ بھی طلب نہ کرتے۔

فرشتے ہی ان تمام چیزوں کا نعم البدل ہیں اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے

ہر کوئی ایسا دوست چاہتا ہے جو مشکل میں اس کی مدد کر ے اور اس کے کام آئے۔ لوگ یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ کون ہے ایسی ہستی جو غیرمرعی یا روحانی طاقت رکھتی ہے جیسا کہ کرامت۔

جب ہم مسلمان ہو تے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی ہدایات ہیں کہ ہم زبان سے اپنے ایمان کا اعتراف کریں جس کو ایمان مفصل بھی کہا جاتا ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

میں اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان لایا

ایمان کا بیان انسان کو اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان میں مدد گار ثابت ہوتا ہے۔

ایمان کا بیان ہمیں سکھاتا ہے:

اگر آپ کو مدد چاہیئے

تو اللہ اوراسکے فرشتوں سے رجوع کریں

اللہ کے فرشتوں کے ذریعہ سے ہی ہمیں اللہ کی مدد، رحمت، اور حفاظت طلب کرنی چاہیئے:

نہ کہ کسی سیاست دان ،بدمعاش،قسمت کا حال بتانے والے، جادو،جادوگریا شیاطین سے۔

ایمان کا بیان کس طرح ہمیں فرشتوں سے جوڑتا ہے

ایمان کا بیان ہمیں شیطانی لوگوں پر بھروسہ اور ان کے ساتھ تعلق کی ضرورت سے آزادی دلاتا ہے۔ شیطانی لوگ کچھ بھی نہیں کرسکتے ۔ اور ایمان کا بیان یہ بتاتا ہے کہ ہمیں اللہ اور اس کے فرشتوں سے تعلق مضبوط کرنا چاہئیے۔

ہم فرشتوں کے ساتھ بہت ہی کم رابطہ کرتے ہیں۔

- بدقسمتی سے ہم اپنی زندگی میں صرف ایک یا دو بار ہی فرشتوں کو یاد کرتے ہیں۔
- ہم ایمان کے بیان کو اورقرآن پاک کی اس آیت کو اہمیت کیوں نہیں دیتے جو بتاتی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے فرشتوں پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس آیت میں اللہ جل جلا لہ کے بعد اس کے فرشتوں پر بیان کا ذکر ہے اور اس کی کتابوں اور رسولوں کا ذکر بھی بعد میں آیا ہے۔

• اللہ جل جلا لہ اپنے فرشتوں کا ذکرفرماتا ہے کیونکہ یہ اس کی فوج ہے ۔ فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور بہت ہی طاقتور مخلوق ہیں۔

• اللہ کے رسول ﷺ اور قرآن پاک یہ بتاتا ہے کہ ہم اس نورانی مخلوق کے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں جو کہ حفاظت کرتے ہیں، رہنمائی کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں۔

یہ مافوق الفطرت مخلوق جو عقل سے ماورا طاقت کی حامل ہے اور جس کے بارے میں ہمیں اللہ اور اس کے رسولﷺ حکم فرما رہے ہیں کہ ہم ان سے تعلق پیدا کریں نہ کہ شیطان اور مٹ جانے والی طاقتوں سے۔

ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ کس طرح
• ان کی مدد
• ان کی دعائیں
• ان کی مداخلت
• آسانی ہو یا مشکل ان کی موجودگی رہتی ہے۔

• فرشتے موت کے وقت بھی کس طرح ہماری مدد کر سکتے ہیں
• اور اللہ کے اذن سے کس طرح وہ حشر کے میدان میں بھی آپ کی مدد کر سکتے
ہیں۔ اور کس طرح پل صراط پر بھی آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔
بد قسمتی سے ہم نے ان سے مدد حاصل کرنے کا طریقہ ہی نہیں سیکھا!

ہم ان سے تعلق بناتے ہیں جو خوش قسمت ہیں
خوش قسمتی یا بد قسمتی کچھ بھی نہیں۔ ہر چیز اللہ پاک کے حکم کے تابع ہے اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی وجہ ہے۔

فرشتوں پر ایمان بندے کو فرشتوں کے
ساتھ تعلق پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔

جب بندہ مسلمان ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں فرشتوں پر یقین رکھتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ فرشتوں کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔آپ کو یہ سیکھنا چاہیئے کہ یہ کیسے کرنا ہے۔اصل خوش قسمت تو وہ ہے جو فرشتوں سے جڑ جائے۔ نوری مخلوق کی قربت آپ کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے گی۔ ایسی مخلوق جو مدد کرتی ہے، حوصلہ افزائی کرتی ہےاوردل میں اچھے خیال ڈالتی ہے جیسا کہ علم و حکمت

ہم سوائے فرشتوں کے ہر چیز سے جڑے ہیں
افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم،تھانیدار ، ڈاکٹر،وکیل یا دنیا
داروں سے تعلق رکھتے ہیں مگر ہم کبھی یہ نہیں سیکھتے
کہ ہم اللہ کے فرشتوں جن کی تعدادان گنت ہے، سے کیسے
مدد حاصل کر سکتے ہیں اور فائیدہ اٹھا سکتے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ ہم پریشانیاں اٹھاتے ہیں۔

قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہم یہ
سیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح اس
نورانی مخلوق سے رابطہ ہو سکتا ہے۔

آپ رحمت اور راحت محسوس کریں گے جب آپ ان سے جڑیں گے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبیﷺ کو یہ بتا دیا کہ کس طرح فرشتوں سے رابطہ کیا جاسکتا ہے، کس طرح ان سے تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے اور کس طرح ان سے دوستی لگائی جا سکتی ہے۔

استاد
سفر میں انسان کو کسی نہ کسی راہ دکھانے والے کی
ضرورت ہوتی ہے جو کہ ان کو مختلف مقامات کی سیر
کرواسکے جن کو وہ خود نہ جانتے ہوں اور نہ وہاں جا
سکتے ہوں۔ اور روحانی دنیا تو ان دیکھی دنیا ہے جہاں
پر ہر لمحہ ہدایت کی ضرورت ہے۔
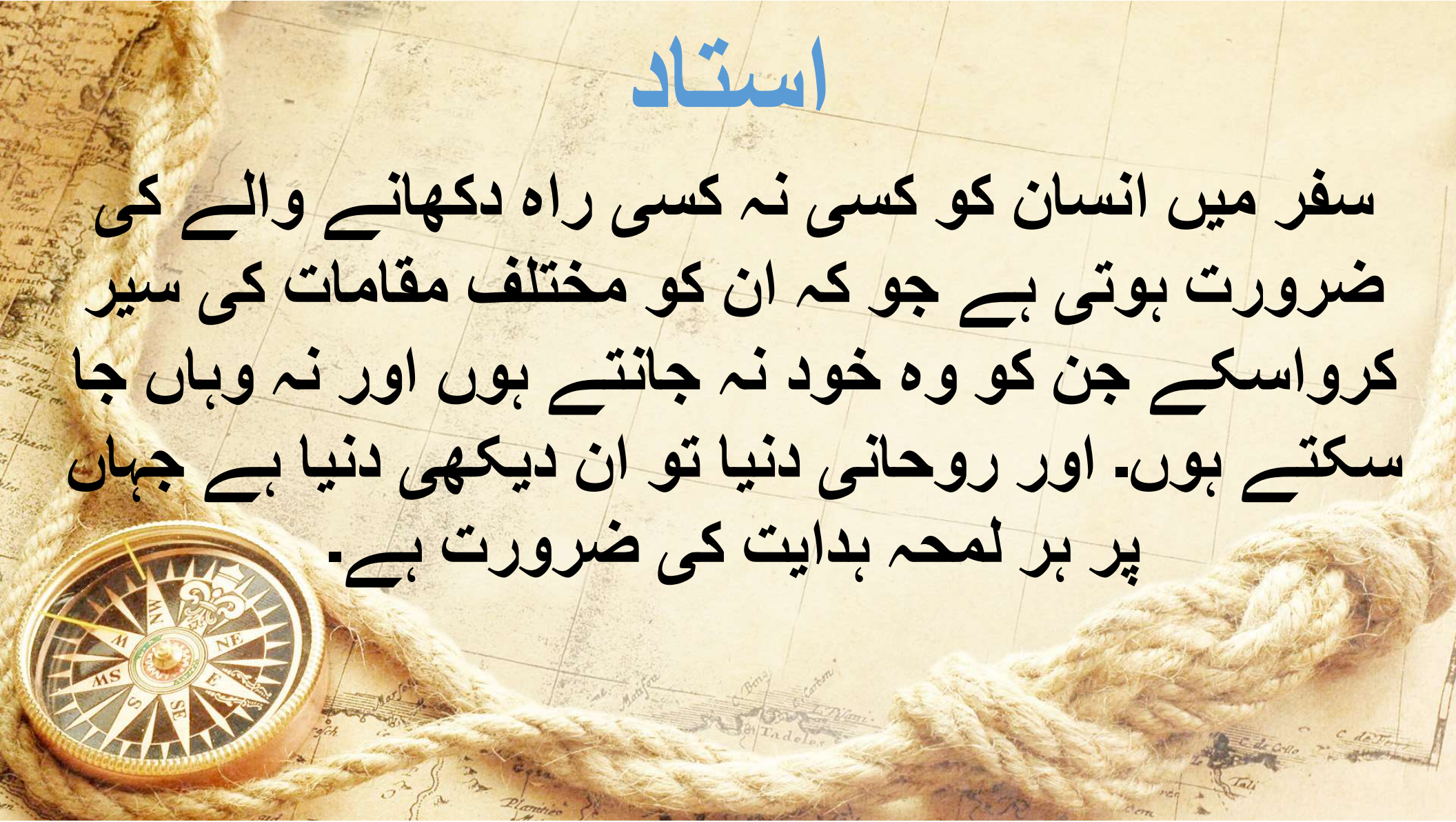
استاد

روحانی دنیا میں بہت ساری پر خطر منازل ہیں جہاں پر استاد سالک کو خطرناک چیزوں اور خطرناک مخلوق سے بچاتا ہے۔راہنما کو معلوم ہوناچاہیئےکہ کہاں جانا ہے اور کہاں نہیں جانا۔ ان کو حفاظت کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیئے اور سالک کو خطرے سے کس طرح نکالنا ہے۔جس استاد کو اجازت ہو وہ یہ تمام باتیں جانتا ہے اور سالکین کو روحانی دنیا کی سیر کروا سکتا ہے اور خطروں سے بچا سکتا ہے۔

استاد
استادہی روحانی دنیا کی کنجی
ہے جس کو قبول کئے بغیر
اولیاء، صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم ، انبیاء مرسلین علیہ
السلام اور فرشتوں سے
ملاقات ناممکن ہے۔

استاد
روحانی دنیا میں صرف چنے
ہوئے اجازت یافتہ لوگ ہی لے
جا سکتے ہیں اور پر خطر
منازل سے بچا سکتے
ہیں۔اسی لئے استاد چنا جاتا
ہے جو طالب کو متبرک
ہستیوں سے ملا سکے۔

استاد

طالب کو چاہیئے کہ وہ روحانی سفر شروع کرنے سے پہلے استاد کو اپنے روحانی سفر کے لئے راہنما مانے۔

روحانی راہنما ہی متبرک ہستیوں سے ملنے کی کنجی ہے۔

اگر استاد کو راہ دکھانے والا نا مانا تو سالک کبھی بھی اولیاء اور انبیاء سے ملاقات نہیں کر سکتا۔

سالک کو چاہیئے کہ روحانی سفر پر ہمیشہ استاد کو ساتھ رکھے۔

طالب کبھی بھی استاد کاساتھ نہ چھوڑے ورنہ وہ روحانی دنیا میں گم ہوجائے گااور اپنی منزل کو نہ پاسکے گا جو کہ مبارک ہستیوں کے ساتھ ملاقات جیسا کہ اہل بیت، اصحاب رسول اور نبی کریم ﷺ۔

استاد کے ساتھ رابطہ
شیخ احمد دباغ